پنجاب مالیات {فنانس} آرڈیننس، 1971

(XI بابت 1971)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

2۔ تعریف

3۔ پنجاب ایکٹ XVI بابت 1951 اور بہاولپور ایکٹ XII بابت 1949 کے شیڈولوں میں تبدیلی

4۔ مخصوص اضلاع میں زرعی انکم ٹیکس پر سرچارج

5۔ سینما ٹیکس

6۔ مغربی پاکستان ایکٹ بابت 1958 میں ترمیم

7۔ موٹر وہیکل ٹیکس پر سرچارج

8۔ موٹر وہیکل ٹیکس میں اضافہ

9۔ موٹر گاڑیوں سے متعلقہ فیسوں میں اضافہ

10۔ [منسوخ کیا گیا]

11۔ بلدیاتی اداروں کی جانب سے عمارات اور اراضی پر ٹیکس عائد نہ کیا جانا

12۔ مغربی پاکستان ایکٹ V بابت 1958 میں ترمیم

13۔ پنجاب ایکٹ I بابت 1914 میں ترمیم

14۔ موجودہ قوانین کا اطلاق

15۔ دیوانی عدالتوں میں مقدمات کا امتناع

16۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار

شیڈول

1۔ پہلا شیڈول

2۔ دوسرا شیڈول

3۔ تیسرا شیڈول

4۔ چوتھا شیڈول

5۔ پانچواں شیڈول

6۔ چھٹا شیڈول

متن

[1]پنجاب مالیات {فنانس} آرڈیننس، 1971

(XI بابت 1971)

[30جون، 1971]

صوبہ پنجاب میں مخصوص ٹیکس، فیسیں اور سرچارج جاری رکھنے اور عائد کرنے کے لیے ایکٹ۔

تمہید - جب کہ یہ ضروری ہے کہ صوبہ پنجاب میں مخصوص ٹیکس، فیسیں اور سرچارج جاری رکھے جائیں اور عائد کیے جائیں؛

اس لیے اب، عبوری آئینی حکم کے ساتھ پڑھے جانے والے 25 مارچ، 1969 کے مارشل لاء اعلامیہ کی تعمیل میں اور اُس ضمن میں اُنھیں مجاز بنانے والے تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے گورنر پنجاب مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں:-

1۔ ***مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ -***

(1) یہ ایکٹ پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1971 کہلائے گا۔

(2) اس کا دائرہ پورا پنجاب ہو گا، ماسوائے دارالحکومت اسلام آباد کا علاقہ۔

(3) اس کا نفاذ یکم جولائی، 1971 کو اور {اسی تاریخ} سے ہو گا۔

2۔ ***تعریف -*** اس آرڈیننس میں، جب تک کہ موضوع یا سیاق وسباق میں اس کے منافی کچھ بھی درج نہ ہو "حکومت" سے مراد حکومتِ پنجاب ہے۔

3۔ **پنجاب ایکٹ XVI بابت 1951 اور بہاولپور ایکٹ XII بابت 1949 کے شیڈول میں تبدیلی -** یکم جولائی، 1971 سے پنجاب زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1951 اور ریاست بہاولپور زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1949 سے منسلک شیڈولوں کو اس آرڈیننس کے پہلے شیڈول سے بدل دیا جائے گا۔

---

[1] یہ آرڈیننس 30 جون، 1971 کو زون 'اے' کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے نافذ کیا؛ مؤرخہ 30 جون، 1971 کو مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 749 تا 762 پر شائع ہوا؛ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری آئین (1972) کے آرٹیکل 281 کے ذریعے محفوظ بنایا گیا اور توثیقِ قوانین ایکٹ، 1975 (LXIII بابت 1975) کے ذریعے اس کی توثیق کی گئی؛ اور مؤرخہ 29 جولائی، 1975 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی)، حصہ I پر شائع ہوا، ایس۔2 اور شیڈول۔

4۔ مخصوص اضلاع میں زرعی انکم ٹیکس پر سرچارج - (1) کیمبل پور[2]، ڈیرہ غازی خان[3][،] گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، جھنگ، لاہور، لائل پور[4]، میانوالی، ملتان، مظفر گڑھ، راولپنڈی، ساہیوال، سرگودھا، شیخوپورہ اور سیالکوٹ کے اضلاع میں زرعی انکم ٹیکس کے لیے تخمینہ لگائی گئی ہر اراضی کے مالک پر، زرعی سال 71-1970 میں واجب الادا مالیہ اراضی پر اس آرڈیننس کے دوسرے شیڈول میں دی گئی شرح کے مطابق زرعی انکم ٹیکس کی اضافی رقم بذریعہ سرچارج عائد کی جائے گی اور اس سے وصول کی جائے گی۔

وضاحت - اس سیکشن کے مقاصد کے لیے "زرعی سال" سے مراد مغربی پاکستان[5] مالیہ اراضی ایکٹ، 1967 میں بیان کردہ زرعی سال ہے۔

(2) اِس سیکشن کے تحت عائد کردہ سرچارج کا تخمینہ لگانے، اکٹھا کرنے اور وصول کرنے پر جہاں تک ہو سکے پنجاب زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1951 کی دفعات اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کا اطلاق ہوگا۔

5۔ سینما ٹیکس - سینماؤں پر ٹیکس عائد کیا جائے گا اور وصول کیا جائے گا جو اُن کے مالکان اور انتظامیہ کی جانب سے مالی سال 1971 تا 72 کے لیے مندرجہ ذیل شرح سے واجب الادا ہوگا:-

(i)	درجہ اوّل کے سینماؤں کی صورت میں۔	ایک ہزار روپے۔
(ii)	درجہ دوم کے سینماؤں کی صورت میں۔	پانچ سو روپے
(iii)	درجہ سوم کے سینماؤں کی صورت میں۔	ایک سو روپے

(2) اگر ذیلی سیکشن (1) کے تحت ٹیکس کی ادائیگی کا ذمہ دار شخص ادائیگی کے قواعد کے تحت مقررہ مدت کے اندر ٹیکس ادا کرنے میں ناکام رہے تو وہ ٹیکس کی رقم کے علاوہ جُرمانہ جو ٹیکس کی رقم سے زائد نہ ہو، ادا کرنے کا پابند ہوگا۔

6۔ مغربی پاکستان ایکٹ X بابت 1958 میں ترمیم - مغربی پاکستان[6] محصول {ڈیوٹی} ایکٹ، 1958 میں صوبہ پنجاب پر اطلاق کی حد تک-

(i) سیکشن 2 میں شق (اے اے)، (اے اے اے)، (ایچ ایچ)، اور (آئی آئی) کو حذف کر دیا جائے گا؛

---

[2] اب 'اٹک'۔

[3] اصل گزٹ میں پرنٹ نہیں ہوا۔

[4] اب "فیصل آباد"

[5] اب 'پنجاب {Punjab}'، دیکھیئے پنجاب قوانین (تطبیق) آرڈر، 1974 (پی بی اے۔ او 1 بابت 1974)؛ اور یہ مؤرخہ 20 نومبر، 1974 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 1425-اے تا 1425-پی پی پر شائع ہوا، دیکھیئے آرٹیکل 2 اور شیڈول، حصہ III، اندراج نمبر 20 پر (14 اگست، 1973 سے مؤثر ہوا)۔

[6] بذریعہ پنجاب قوانین (تطبیق) آرڈر، 1974 (پی بی اے۔ او 1 بابت 1974) بدل دیا گیا؛ اور یہ مؤرخہ 20 نومبر، 1974 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 1425-اے تا 1425-پی پی پر شائع ہوا، دیکھیئے آرٹیکل 2 اور شیڈول، حصہ III، اندراج نمبر 6 پر (14 اگست، 1973 سے مؤثر ہوا)۔

(ii) سیکشن 3 کے ذیلی سیکشن (1) میں فقرۂ شرطیہ سے پہلے آنے والے کولن کو کوما سے بدل دیا جائے گا، اور اس طرح بدلے گئے کوما اور فقرۂ شرطیہ کے درمیان درج ذیل کو شامل کر دیا جائے گا:-

"جہاں ایسی ادائیگی ایک روپے سے زائد نہ ہو، اور محصول {ڈیوٹی} کی رقم نکال کر پچھتر فی صد کی شرح سے جہاں ایسی ادائیگی ایک روپے سے زائد ہو۔:"؛

(iii) سیکشن 6 میں الفاظ اور کوما "یا کسی سینما کی صورت میں، تفریحی محصول سیکشن-اے کی دفعات کے مطابق ادا نہیں کیا گیا" کو خارج کر دیا جائے گا؛

(iv) سیکشن اے کو حذف کیا جائے گا؛

(v) سیکشن 11 کے ذیلی سیکشن (2) میں شق (i) کے بعد لفظ "اور {and}" کا اضافہ کیا جائے گا، اور شق (i-اے)، (i-بی) اور (i-سی) کو خارج کر دیا جائے گا؛ اور

(vi) شیڈول کو حذف کر دیا جائے گا۔

7۔ **موٹر وہیکل ٹیکس پر سرچارج** - کسی علاقہ میں جہاں کسی نافذ العمل وضع شدہ قانون کے ذریعے یا اس کے تحت موٹر وہیکل ٹیکس عائد کیا جاتا ہو، تو ٹیکس کے پابند شخص سے ایسے واجب الادا ٹیکس پر مالی سال 72-1971 کے لیے سرچارج عائد اور وصول کیا جائے گا:-

(i) نقل و حمل یا اشیاء اور سامان کی باربرداری کے لیے استعمال کی جانے والی موٹر گاڑیاں۔ پچیس روپے۔

(ii) کرایہ پر چلنے والی اور آٹھ سے زائد اشخاص سوار کرنے کے لیے لائسنس یافتہ موٹر گاڑیاں۔ پچاس روپے۔

8۔ **موٹر وہیکل ٹیکس میں اضافہ** - (1) یکم جولائی، 1971 سے مغربی پاکستان[7] موٹر وہیکل ٹیکسیشن محصول کاری ایکٹ، 1958 (مغربی پاکستان ایکٹ XXXII بابت 1958) کے شیڈول کو، اس آرڈیننس کے تیسرے شیڈول سے صوبہ پنجاب پر اس کے اطلاق کی حد تک بدل دیا جائے گا۔

(2) مغربی پاکستان[8] مالیات {فنانس} ایکٹ، 1965 (مغربی پاکستان ایکٹ I بابت 1965) کو اس کے ساتھ منسلک چوتھے شیڈول سمیت، اس {آرڈیننس} کے ذریعے صوبہ پنجاب پر اطلاق کی حد تک منسوخ کیا جاتا ہے۔

9۔ **موٹر گاڑیوں سے متعلقہ فیسوں میں اضافہ** - باوجود اس کے کہ مغربی پاکستان[9] موٹر وہیکل آرڈیننس، 1965 (مغربی پاکستان آرڈیننس IX بابت 1965) یا مغربی پاکستان موٹر وہیکل قواعد، 1969 میں اس کے برعکس کچھ بھی درج ہو، اس ایکٹ سے منسلک دوسرے

[7] اب 'پنجاب {Punjab}'، دیکھیئے پنجاب قوانین (تطبیق) آرڈر، 1974 (پی بی اے۔او 1 بابت 1974)؛ اور یہ مؤرخہ 20 نومبر، 1974 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 1425-اے تا 1425-پی پی پر شائع ہوا، دیکھیئے آرٹیکل 2 اور شیڈول، حصہ III، اندراج نمبر 20 پر (14 اگست، 1973 سے مؤثر ہوا)۔

[8] اب 'پنجاب {Punjab}'، دیکھیئے پنجاب قوانین (تطبیق) آرڈر، 1974 (پی بی اے۔او 1 بابت 1974)؛ اور یہ مؤرخہ 20 نومبر، 1974 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 1425-اے تا 1425-پی پی پر شائع ہوا، دیکھیئے آرٹیکل 2 اور شیڈول، حصہ III، اندراج نمبر 20 پر (14 اگست، 1973 سے مؤثر ہوا)۔

شیڈول کے کالم 2 میں مذکور قواعد کے تحت واجب الادا فیس، مالی سال 1971-72 میں، اس {شیڈول} کے کالم 3 میں مخصوص کردہ شرح سے ادا کی جائے گی۔

[10] [10۔ **بجلی پر محصول میں اضافہ** ۔ * * * * * * * * * *]۔

[11] [11۔ **مقامی اداروں کی جانب سے عمارات اور اراضی پر ٹیکس عائد نہ کیا جانا** ۔ باوجود اس کے کہ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس، 1960، بنیادی جمہوری ادارے، 1959، یا پنجاب عوامی مقامی حکومت آرڈیننس، 1972 یا ان کے تحت وضع کردہ کسی قاعدہ میں اس کے برعکس کچھ بھی درج ہو، یکم جولائی، 1971 سے، کوئی مقامی ادارہ کسی شہری علاقہ میں واقع کسی عمارت یا زمین پر، مغربی پاکستان [12] شہری غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس ایکٹ، 1958 کے سیکشن 3 کے ذیلی سیکشن (1) کے تحت نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہو، کوئی ٹیکس عائد یا وصول نہیں جائے گا؛

تاہم یکم جولائی، 1971 سے پہلے کسی مقامی ادارہ کی جانب سے تخمینہ لگایا گیا ٹیکس مذکورہ آرڈیننس کی دفعات، حکم یا قواعد، جو بھی صورت ہو، کے مطابق اس مقامی ادارے کو ادا کیا جائے گا یا اس {مقامی ادارہ} کی جانب سے حاصل یا وصول کیا جائے گا۔

وضاحت ۔ اس سیکشن میں "مقامی ادارہ" سے مراد میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس، 1960، کے تحت قائم کردہ میونسپل کمیٹی، بنیادی جمہوری ادارے، 1959 کے تحت قائم کردہ ٹاؤن کمیٹی اور پنجاب عوامی مقامی حکومت آرڈیننس، 1972 کے تحت قائم کردہ عوامی میونسپل کارپوریشن، عوامی میونسپل کمیٹی اور عوامی ٹاؤن کمیٹی ہے۔]

12۔ **مغربی پاکستان ایکٹ V بابت 1958 میں ترمیم** ۔ مغربی پاکستان [13] شہری غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس ایکٹ، 1958 میں، صوبہ پنجاب پر اس کے اطلاق کی حد تک۔

(اے) سیکشن (3) کے ذیلی سیکشن (2) اور (3) کو درج ذیل سے بدل دیا جائے گا:—

"(2) ذیلی سیکشن (3) اور (4) کی دفعات کے تحت حلقۂ محصول بندی میں عمارتوں اور اراضی کی سالانہ قدر پر درج ذیل شرح سے ٹیکس وصول، عائد اور ادا کیا جائے گا:-

(i) جب سالانہ رقم دو سو سولہ روپے سے زائد ہو لیکن چھ ہزار روپے سے زائد نہ ہو۔ سالانہ مالیت کا پندرہ فی صد۔

---

[9] اب 'صوبہ {Provincial}'، دیکھیے وفاقی قوانین (تطبیق) آرڈر، 1975 (پی بی اے۔ او 1 بابت 1975)؛ اور یہ مؤرخہ یکم اگست، 1975 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا، دیکھیے آرٹیکل 2 (1) اور شیڈول، حصہ I۔

[10] بذریعہ پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1980 (VIII بابت 1980) حذف کیا گیا؛ اور یہ مؤرخہ 21 جون، 1980، کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔3 میں، صفحات 631-اے تا 631-سی پر شائع ہوا (یکم جولائی، 1980 سے مؤثر ہوا)۔

[11] بذریعہ پنجاب مالیات {فنانس} ایکٹ، 1972 (I بابت 1972) اضافہ کیا گیا؛ اور مؤرخہ 29 جون، 1972 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی)، ایس۔7، میں صفحات 1155 تا 1161 پر شائع ہوا (یکم جولائی، 1972 سے مؤثر ہوا)۔ (1.7.1972)

[12] اب 'پنجاب {Punjab}'، دیکھیے پنجاب قوانین (تطبیق) آرڈر، 1974 (پی بی اے۔ او 1 بابت 1974)؛ اور یہ مؤرخہ 20 نومبر، 1974 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 1425-اے تا 1425-پی پی پر شائع ہوا، دیکھیے آرٹیکل 2 اور شیڈول، حصہ III، اندراج نمبر 5 پر (14 اگست، 1973 سے مؤثر ہوا)۔

[13] ایضاً۔

(ii) جب رقم چھ ہزار روپے سے زائد ہو لیکن بارہ ہزار روپے سے زائد نہ ہو۔ سالانہ مالیت کا ساڑھے سترہ فی صد۔

(iii) جب رقم بارہ ہزار روپے سے زائد ہو لیکن بیس ہزار روپے سے زائد نہ ہو۔ سالانہ مالیت کا بیس فی صد۔

(iv) جب ایسی رقم بیس ہزار روپے سے زائد ہو۔ سالانہ مالیت کا پچیس فی صد۔

(3) عمارت کے رہائشی مقاصد کے لیے مالک کے اپنے قبضہ میں ہونے کی صورت میں اور اگر ایسا مالک یا اُس کے خاندان کا کوئی فرد اُس حلقہ محصول بندی میں کسی دیگر عمارت کا مالک نہ ہو تو اُسے سالانہ مالیت سے مندرجہ ذیل شرح سے کٹوتی کی اجازت ہو گی:-

(i) جب عمارت میونسپل کمیٹی درجہ اوّل میں واقع ہو۔ چار سو چھیاسی روپے۔

(ii) جب عمارت کسی دیگر شہری علاقہ میں واقع ہو۔ تین سو اٹھہتر روپے۔

(4) حکومت، نوٹیفکیشن کے ذریعے، ریکارڈ میں لائی جانے والی وجوہات کی بنا پر کسی قسم کی جائیداد کے حوالے سے کسی طبقہ اشخاص کو ٹیکس کی رقم مجموعی طور پر یا جزوی طور پر معاف کر سکتی ہے۔

وضاحت - اس سیکشن کے مقصد کے لیے سالانہ مالیت حلقہ محصول بندی میں ایک ہی شخص کے زیرِ ملکیت تمام عمارتوں اور اراضی کی مجموعی سالانہ مالیت ہو گی۔

(5) ٹیکس عمارتوں اور اراضی کے مالک سے واجب الوصول ہو گا۔"؛ اور

(بی) سیکشن 3 کے بعد، مندرجہ ذیل نئے سیکشن کا اضافہ کیا جائے گا:-

"3-اے ٹیکس میں میونسپل کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کا حصہ - حکومت میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی کی حدود سے اس ایکٹ کے تحت جمع شدہ ٹیکس میں سے پانچ فی صد کی بطور وصولی چارجز کٹوتی کے بعد اُس میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی کو کُل بقیہ رقم کا چالیس فی صد ادا کرے گی۔"۔

13- **پنجاب ایکٹ I بابت 1914 میں ترمیم -** پنجاب ایکسائز ایکٹ، 1914 کے سیکشن 3 میں شق (6) کی ذیلی شق (اے) کو درج ذیل سے بدل دیا جائے گا:-

"(اے) کوئی الکحلی مشروب؛ یا"

14- **موجودہ قوانین کا اطلاق -** اگر اس آرڈیننس کے ذریعے کوئی ٹیکس، محصول یا سرچارج یا کوئی فیس، پنجاب میں نافذ العمل کسی وضع شدہ قانون اور قواعد کے ذریعے یا تحت عائد کسی ٹیکس، محصول یا سرچارج یا لاگو کسی فیس میں اضافہ کے طور پر، عائد یا لاگو کی گئی ہو تو ایسے ٹیکس {اضافہ شُدہ}، محصول یا فیس کی تشخیص، اکٹھا اور وصول کرنے کے لیے، جہاں تک ضروری ہو، اسی طریق کار کا اطلاق ہو گا جو ایسے ٹیکس، محصول یا فیس، جو بھی صورت ہو، کی تشخیص، اکٹھا اور وصول کرنے کے لیے اُس وضع شدہ قانون اور قواعد میں دیا گیا ہو۔

15۔ **دیوانی عدالتوں میں مقدمات کا امتناع** - اس آرڈیننس اور اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت تخمینہ شدہ، عائد کردہ یا وصول کردہ کسی ٹیکس، محصول، سرچارج یا فیس یا اس آرڈیننس کے سیکشن 5 کے ذیلی سیکشن (2) کے تحت عائد کردہ جُرمانہ کی تنسیخ یا اس میں ترمیم کے لیے کسی دیوانی عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکے گا۔

16۔ **قواعد وضع کرنے کا اختیار** - (1) حکومت اس آرڈیننس کے مقاصد کو مؤثر بنانے کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے اور ایسے قواعد، دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ، اس آرڈیننس کے تحت عائد کسی ٹیکس، محصول، سرچارج یا فیس کا تخمینہ، وصولی اور ادائیگی یا کوئی جُرمانہ عائد کرنے کے لیے ضابطہ کار تجویز کر سکتے ہیں، جب تک کہ ایسے ضابطہ کار کا بندوبست نہ کر دیا جائے۔

(2) مغربی پاکستان مالیات {فنانس} آرڈیننس[14]، 1970 کے تحت وضع کردہ یا وضع کردہ متصور ہونے والے قواعد، جہاں تک ممکن ہو، نافذ العمل رہیں گے اور اس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ متصور ہوں گے۔

پہلا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 3)

کُل مالیہ اراضی کے درجے	**ہر درجہ کے لحاظ سے ٹیکس کی رقم**
200 روپے تک۔	صفر۔
200 روپے سے زائد ہو لیکن 500 روپے تک	مالیہ اراضی کا نصف۔
500 روپے سے زائد ہو لیکن 50 7 روپے تک۔	مالیہ اراضی کے مساوی۔
700 روپے سے زائد ہو لیکن 1,000 روپے تک۔	مالیہ اراضی کا ڈیڑھ گُنا۔
1,000 روپے سے زائد ہو لیکن 2,000 روپے تک۔	مالیہ اراضی کا دو گُنا۔
2,000 روپے سے زائد ہو لیکن 3,000 روپے تک۔	مالیہ اراضی کا اڑھائی گُنا۔
3,000 روپے سے زائد ہو لیکن 5,000 روپے تک۔	مالیہ اراضی کا تین گُنا۔
5,000 روپے سے زائد ہو لیکن 8,000 روپے تک۔	مالیہ اراضی کا چار گُنا۔
8,00 روپے سے زائد ہو لیکن 10,000 روپے تک۔	مالیہ اراضی کا چھ گُنا۔
10,000 روپے سے زائد۔	مالیہ اراضی کا سات گُنا۔

[14] اب 'پنجاب {Punjab}'، دیکھیے پنجاب قوانین (تطبیق) آرڈر، 1974 (پی بی اے۔ او 1 بابت 1974)؛ اور یہ مؤرخہ 20 نومبر، 1974 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں، صفحات 1425-اے تا 1425-پی پی پر شائع ہوا، دیکھیے آرٹیکل 2 اور شیڈول، حصہ III، اندراج نمبر 103 پر (14 اگست، 1973 سے مؤثر ہوا)۔

دوسرا شیڈول

(دیکھیے سیکشن4)

مجموعی مالیہ ٔاراضی کے درجے	سرچارج
جہاں کُل واجب الادا مالیہ ٔاراضی 349روپے تک۔	صفر۔
جہاں کُل واجب الادا مالیہ ٔاراضی 349روپے سے زائد ہو لیکن 499روپے تک۔	12روپے
جہاں کُل واجب الادا مالیہ ٔاراضی 449روپے سے زائد ہو لیکن 749روپے تک۔	24روپے
جہاں کُل واجب الادا مالیہ ٔاراضی 749روپے سے زائد ہو لیکن 999روپے تک۔	پچاس روپے
جہاں کُل واجب الادا مالیہ ٔاراضی 999روپے سے زائد ہو لیکن 1,999روپے تک۔	100روپے
جہاں کُل واجب الادا مالیہ ٔاراضی 1,999روپے سے زائد ہو لیکن 4,999روپے تک۔	250روپے
جہاں کُل واجب الادا مالیہ ٔاراضی 4,999 روپے سے زائد ہو لیکن 9,999روپے تک۔	500روپے
جہاں کُل واجب الادا مالیہ ٔاراضی 9,999روپے تک۔	1,000روپے

تیسرا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 8)

نمبر شمار	موٹر گاڑیوں کی تفصیل	ٹیکس کی سالانہ شرح
1۔	ایسی سائیکلیں (بشمول موٹر سکوٹرز اور اٹیچمنٹ والی سائیکل جو اسے میکانکی طاقت سے دھکیلیں اور جن کا لدائی کے بغیر وزن 8 سی ڈبلیو ٹی ایس سے زائد نہ ہو۔	
	(اے) دو پہیوں والی سائیکلیں جن کا لدائی کے بغیر وزن 200 پونڈز سے زیادہ نہ ہو۔	20 روپے
	(بی) دو پہیوں والی سائیکلیں جن کا لدائی کے بغیر وزن 200 پونڈز سے زیادہ نہ ہو۔	40روپے
	(سی) سائیکلیں اگر اضافی طور پر ٹرالر یا سائیڈ کار کھینچنے کے لیے استعمال کی جائیں۔	10 روپے
	(ڈی) تین پہیوں والی سائیکلیں۔	40روپے
2۔	معذور افراد کے لیے موزوں بنائی گئی اور استعمال کی جانے والی گاڑیاں جن کا لدائی کے بغیر وزن 5 سی ڈبلیو ٹی ایس {560 پونڈ} سے زیادہ نہ ہو۔	5روپے
3۔	اشیاء یا سامان کی باربرداری یا بارکشی کے لیے استعمال کی جانے والی گاڑیاں (بشمول تین پہیوں والی سائیکلیں جن کا لدائی کے بغیر وزن 8 سی ڈبلیو ٹی ایس سے زیادہ ہو):-	
	(اے) برقی طاقت سے چلنے والی گاڑیاں جن کا لدائی کے بغیر وزن 25 سی ڈبلیو ٹی ایس {2800 پونڈ} سے زیادہ نہ ہو۔	35روپے
	(بی) مذکورہ بالا کی طرح برقی طاقت سے چلنے والی گاڑیوں کے علاوہ گاڑیاں جن کا لدائی کے بغیر وزن 12 سی ڈبلیو ٹی ایس سے زائد نہ ہو۔	25روپے
	(سی) زیادہ سے زیادہ 5,000 پونڈ تک کی لدائی کی گنجائش والی تمام گاڑیاں۔ (بشمول ڈلیوری وینز)۔	165روپے
	(ڈی) تمام گاڑیاں جن کی لدائی کی زیادہ سے زیادہ گنجائش 5,000 پونڈز ہو لیکن 8,960 پونڈز سے زائد نہ ہو۔	330روپے
	(ای) تمام گاڑیاں جن کی لدائی کی زیادہ سے زیادہ گنجائش 8,960 پونڈز ہو لیکن 13,440 پونڈز سے زائد نہ ہو۔	550روپے
	(ایف) تمام گاڑیاں جن کی لدائی کی زیادہ سے زیادہ گنجائش 13,440 پونڈز سے زیادہ ہو لیکن 17,920 پونڈز سے زائد نہ ہو۔	1,105روپے
	(جی) تمام گاڑیاں جن کی لدائی کی زیادہ سے زیادہ گنجائش 17,920 پونڈز ہو۔	1,655روپے

(ایچ) ٹریلر کے اضافی چارجز — 138روپے

4۔ صرف اور صرف کارپوریشن، میونسپلٹی یا کنٹونمنٹ کی حدود میں کرایہ پر چلنے والی اور عمومی طور پر مسافروں کی نقل و حمل کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیاں (ٹیکسیاں اور بسیں):-

(اے) ٹرام کاریں۔ — 15روپے

(بی) میکانکی طاقت سے چلنے والی تین پہیوں والی سائیکلیں (رکشہ کیب جس میں 3 سے زائد افراد نہ بیٹھ سکیں) — 250روپے

(سی) دیگر گاڑیاں جن میں 4 سے زائد افراد نہ بیٹھ سکیں۔ — 330روپے

(ڈی) گاڑیاں جن میں 4 سے زائد لیکن 6 تک افراد بیٹھ سکیں۔ — 415روپے

(ای) دیگر گاڑیاں جن میں 6 سے زائد افراد بیٹھ سکیں۔ — 50روپے فی نشست

5۔ کرایہ پر چلنے والی اور عمومی طور پر مسافروں کی نقل و حمل کے لیے استعمال ہونے والی گاڑیاں (ٹیکسیاں اور بسیں) جو صرف کارپوریشن، میونسپلٹی یا کنٹونمنٹ کی حدود میں نہ چلتی ہوں:-

(اے) ٹرام کاریں۔ — 15روپے

(بی) میکانکی طاقت سے چلنے والی تین پہیوں والی سائیکلیں (رکشہ کیب جن میں 3 سے زائد افراد نہ بیٹھ سکیں)۔ — 250روپے

(سی) دیگر گاڑیاں جن میں 4 سے زائد افراد نہ بیٹھ سکیں۔ — 330روپے

(ایف) گاڑیاں جن میں 4 سے زائد لیکن 6 تک افرد بیٹھ سکیں۔ — 415روپے

(ای) دیگر گاڑیاں جن میں 6 سے زائد افراد بیٹھ سکیں۔ — 100روپے فی نشست

نوٹ - آرٹیکل 4 اور 5 میں مذکور اشخاص کی تعداد میں گاڑی کا ڈرائیور اور کلینر، کنڈیکٹر یا خدمت کار، جو بھی صورت ہو، شامل نہیں۔

6۔ اس شیڈول کی مذکورہ بالا دفعات کے تحت قابلِ ٹیکس {گاڑیوں} کے علاوہ دیگر موٹر گاڑیاں جن میں -

(اے) ایک سے زائد فرد نہ بیٹھ سکے۔ — 84روپے

(بی) 3 سے زائد افراد نہ بیٹھ سکیں۔ — 161روپے

(سی) 4 سے زائد افراد نہ بیٹھ سکیں۔ — 240روپے

(ڈی) 4 سے زائد افراد بیٹھ سکنے کی صورت میں بٹھائے جانے والے ہر اضافی فرد کے لیے۔ — 60روپے فی نشست

نوٹ- نجی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی اسٹیشن ویگنوں پر آرٹیکل 6 کے تحت ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

چوتھا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 9)

نمبر شمار	فیس کی تفصیل اور مغربی پاکستان موٹر وہیکل قواعد، 1969 کا متعلقہ قاعدہ	فیس کی شرح
1	2	3
1۔	قاعدہ 8 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت ڈرائیونگ کی اہلیت کے امتحان کی فیس۔	10 روپے
2۔	قاعدہ 13 کے ذیلی قاعدہ (6)، قاعدہ 14 کے ذیلی قاعدہ (4) اور قاعدہ 15 کے ذیلی قاعدہ (4) کے تحت کسی ڈپلیکیٹ لائسنس کی فیس۔	10 روپے
3۔	قاعدہ 19 کے ذیلی قاعدہ (2) کے تحت تربیتی ڈرائیونگ لائسنس کی فیس۔	10 روپے
4۔	قاعدہ 26 کی شق (i) کے تحت ڈرائیونگ لائسنس جاری کیئے جانے کی فیس۔	20 روپے
5۔	قاعدہ 26 کے شق (ii) کے تحت ڈرائیونگ لائسنس کی تجدید کی فیس-	
	(اے) اگر تجدید کی درخواست لائسنس کے اختتام کی تاریخ سے تیس دنوں کے اندر دی گئی ہو؛ اور	10 روپے
	(بی) اگر تجدید کی درخواست لائسنس کے اختتام کی تاریخ کے تیس دنوں کے بعد دی گئی ہو۔	20 روپے
6۔	قاعدہ 37 کے تحت، نقل وحمل کی گاڑی کے علاوہ، کسی دیگر گاڑی کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ اور فٹنس سرٹیفکیٹ کھو جانے یا ضائع ہونے کی صورت میں ڈپلیکیٹ سرٹیفکیٹ کی فیس۔	10 روپے
7۔	قاعدہ 38 کے تحت، کسی گاڑی کا رجسٹریشن اور فٹنس سرٹیفکیٹ کھو جانے یا ضائع ہونے کی صورت میں پر ڈپلیکیٹ سرٹیفکیٹ کی فیس۔	15 روپے
8۔	قاعدہ 39 کے تحت، نقل وحمل کی گاڑی کے سوا، کسی گاڑی کا رجسٹریشن اور فٹنس سرٹیفکیٹ شکل بگڑ جانے یا پھٹ جانے کی صورت میں ڈپلیکیٹ سرٹیفکیٹ کے لیے فیس۔	15 روپے
9۔	قاعدہ 42 کے تحت رجسٹریشن فیس-	
	(اے) کسی موٹر سائیکل اور گاڑی برائے معذوراں یا ٹریلر کے حوالے سے جس کے پہیے دو سے زائد نہ ہوں اور بغیر لدائی وزن ایک ٹن سے زائد نہ ہو؛	10 روپے
	(بی) ہیوی ٹرانسپورٹ وہیکل کے حوالے سے؛	60 روپے
	(سی) کسی دیگر گاڑی کے حوالے سے؛ اور	30 روپے
	(ڈی) کسی گاڑی کی عارضی رجسٹریشن کے حوالے سے۔	10 روپے
10۔	قاعدہ 47 کے تحت کسی موٹر گاڑی کی انتقالِ ملکیت فیس۔	نمبر شمار 9 میں {درج} رجسٹریشن {فیس} کے مساوی

پانچواں شیڈول

(دیکھیے سیکشن10)

بجلی پر محصول کی شرح

1۔ اس شیڈول کے آرٹیکل 2 کے تحت نہ آنے والے علاقوں میں خرچ ہونے والی بجلی جو درج ذیل استعمال کے لیے ہو۔۔

(اے) رہائشی، دفتری یا کمرشل مقاصد۔	بجلی کے ہر خرچ شُدہ یونٹ کے لیے اڑھائی پیسہ۔
(بی) صنعتی کاروبار۔	بجلی کے ہر خرچ شُدہ یونٹ کے لیے ڈیڑھ پیسہ۔
(سی) ٹیوب ویل اور آب پاشی اور زرعی مشینری۔	بجلی کے ہر خرچ شُدہ یونٹ کے لیے ڈیڑھ پیسہ۔

وضاحت - احاطے جو فیکٹریز ایکٹ، 1934 کے سیکشن 2 کے مفہوم میں مکمل طور پر یا اصولی طور پر تیاری کے مراحل انجام دینے کے لیے استعمال کیے جانے والے اثاثہ جات صنعتی کاروبار کے لیے استعمال ہونے والے متصور ہوں گے۔

2 ۔اُن تمام احاطوں میں خرچ شُدہ بجلی جہاں لائسنس یافتہ شخص کی جانب سے وصول کیے جانے والے مقررہ چارج کے ہر ایک روپے پر چار پیسے؛ تاہم ایک ماہ کے دوران ایسا چارج پانچ روپے تک کی صورت میں محصول {ڈیوٹی} عائد نہیں کیا جائے گا۔ لائسنس یافتہ شخص کی جانب سے بجلی بغیر میٹر کے فراہم کی گئی ہو۔

چھٹا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 10)

مستثنیات۔

(i) مرکزی اور صوبائی حکومتیں، سوائے اُن احاطوں کے حوالے سے جو رہائشی مقاصد کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

(ii) ایسے خود مختار ادارے جنھیں سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے حکومت کی جانب سے استثناء دیا گیا ہو۔

(iii) مقامی اتھارٹیز صرف پبلک لائٹنگ کے حوالے سے۔

(iv) مساجد، گرجاگھر اور دیگر عوامی عبادت گاہیں۔

(v) تمام گھریلو صارفین جو کسی ایک ماہ میں 20 سے زائد یونٹ استعمال نہ کرتے ہوں۔

(vi) پیداوار، ترسیل اور منتقلی (بشمول بجلی کے ضیاع) میں خرچ ہونے والی بجلی۔

(vii) اڑھائی کلوواٹ طاقت والے پلانٹس سے پیدا ہونے والی بجلی